تشہد میں انگلی ہلاتے رہنا خلاف سنت ہے

از: حضرت مولانا محمد شفیع قاسمی بھٹکلی شافعی مدظلہ
(بانی وناظم ادارہ رضیۃ الابرار بھٹکل، وسابق مہتمم ونائب ناظم جامعہ اسلامیہ بھٹکل)

﴿حدیث﴾ عَنِ ابْنِ عُمَرَرَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا:أَنَّ النَّبِیَّ ﷺ کَانَ إِذَاجَلَسَ فِی الصَّلَاۃِ وَضَعَ یَدَیْہِ عَلٰی رُکْبَتَیْہِ،وَرَفَعَ أُصْبُعَہُ الْیُمْنَی الَّتِی تَلِی الإِبْہَامَ فَدَعَا بِہَا، وَیَدُہُ الْیُسْرَی عَلَی رُکْبَتِہِ بَاسِطُہَا عَلَیْہَا.

﴿صحیح مسلم: ۲۱۶/۱،وسنن نسائی،حدیث۱۲۶۹،ومسند أحمد،الفتح الربانی ۱۶/۴﴾

﴿حدیث﴾ وَعَنْہُ........... ثُمَّ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللّٰہِ ﷺ لَہِیَ أَشَدُّ عَلَی الشَّیْطَانِ مِنَ الْحَدِیدِ یَعْنِی السَّبَّابَۃَ. ﴿مسند أحمد، أوردہ الہیثمی وقال رواہ البزار وأحمد وفیہ کثیر بن زید وثقہ ابن حبان وضعفہ غیرہ،"الفتح الربانی" ۱۵/۴﴾

ترجمہ: حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب نماز (تشہد) میں بیٹھتے تو اپنا داہنے ہاتھ کو دونوں گھٹنوں پر رکھتے اور (اشہد ان لا الہ الا اللہ کہتے وقت) انگوٹھے کی متصل انگلی کو اٹھاتے اور اپنا بایاں ہاتھ بائیں گھٹنے پر کھلا رکھتے۔

اور مسند احمد کی ایک روایت میں اشارہ کی مصلحت بیان کرتے ہوئے رسول اللہ ﷺ ارشاد فرماتے ہیں کہ اس طرح اشارہ کرنا شیطان پر لوہے سے زیادہ سخت ہے۔

﴿حدیث﴾ عَنِ ابْنِ عُمَرَرضی اللہ عنہما:أَنَّ النَّبِیَّ ﷺ قَالَ: تَحْرِیکُ الأُصْبُعِ فِی الصَّلوٰۃِ مُذعرۃ لِلشَّیْطَانِ. تفرد بہ محمد بن عمر الواقدی ولیس بالقوی. ﴿سنن بیہقی ۱۳۲/۲﴾

ترجمہ: حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ نماز (تشہد) میں انگلی کو اٹھانا شیطان کو ڈرانے کا ذریعہ ہے۔اس حدیث کی سند محمد بن عمر واقدی کی وجہ سے ضعیف ہے۔

﴿حدیث﴾ عَنْ عَبْدِاللّٰہِ بْنِ الزُّبَیْرِرضی اللہ عنہما:أَنَّہُ ذَکَرَأَنَّ النَّبِیَّ ﷺ یُشِیرُبِأُصْبُعِہِ إِذَا دَعَا وَلَایُحَرِّکُہَا. ﴿سنن أبی داؤد ۱۴۲/۱، وسنن نسائی،حدیث۱۲۷۰، و"سنن بیہقی"۱۳۲/۲،إسنادہ صحیح،"المجموع" ۴۵۴/۳، "تخفۃ الأحوذی"۵۰/۲، "أوجز المسالک" ۲۰۸/۲،"الفتح الربانی" ۱۶/۴، قال ابن الملقن ہذا الحدیث صحیح، البدر المنیر ۱۱/۴﴾

ترجمہ: حضرت عبداللہ ابن زبیر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ اَشْہَدُاَن لَّااِلٰہَ اِلَّااللّٰہُ کہتے وقت انگلی سے اشارہ کرتے تھے، ہلاتے نہیں رہتے تھے۔

﴿حدیث﴾ عَنْ وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قُلْتُ لأَنْظُرَنَّ إِلَی صَلَاۃِ رَسُولِ اللّٰہِ ﷺ کَیْفَ یُصَلِّی؟ فَنَظَرْتُ إِلَیْہِ فقام فَکَبَّرَ، ....ثُمَّ قَعَدَ وافْتَرَشَ رِجْلَہُ الْیُسْرَی،وَوَضَعَ کَفَّہُ الْیُسْرَی عَلَی فَخِذِہِ وَرُکْبَتِہِ الْیُسْرَی، وَجَعَلَ حَدَّ مِرْفَقِہِ الأَیْمَنِ عَلَی فَخِذِہِ الْیُمْنَی،ثُمَّ قَبَضَ اثْنَتَیْنِ مِنْ أَصَابِعِہِ وَحَلَّقَ حَلْقَۃً ثُمَّ رَفَعَ

أُصْبُعَهُ : "فَرَأَيْتُهُ يُحَرِّكُهَا يَدْعُوبِهَا".

﴿سنن نسائی،حدیث۸۸۹،وصحیح ابن خزیمة،حدیث۷۱٤،قال أبوبكر: ليس فی شیء من الأخبار ﴿يحركها﴾ إلافی هذا الخبرزائد ذكره ، قال النووی رواه البيهقی بإسناد صحيح، المجموع۳/٤٥٤، قال شعيب الأرنؤوط حديث صحيح دون قوله فرأيته يحركها يدعو بها فهو شاذ انفرد به زائدة، تعلق مسند أحمد٤/۳۱۸﴾

ترجمہ: حضرت وائل بن حجر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے سوچا کہ رسول اللہ ﷺ کی نماز کو غور سے دیکھوں کہ آپ ﷺ کس طرح نماز پڑھتے ہیں۔میں نے آپ ﷺ کو نماز پڑھتے ہوئے دیکھا تو آپ ﷺ کھڑے ہو کر **اللہ اکبر** کہا۔(پھر نماز کی تفصیل بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ) آپ ﷺ بائیں پیر پر بیٹھے اور اپنی بائیں ہتھیلی کو بائیں ران کے گھٹنے پر رکھا اور اپنے داہنے ہاتھ کو داہنی ران پر رکھ کر دو انگلیوں (انگوٹھا اور شہادت کی انگلی) کو ملا کر حلقہ بنایا اور اپنی شہادت کی انگلی کو (اشہد ان لا الہ الا اللہ کہتے وقت) اٹھایا۔حضرت وائل رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں نے دیکھا کہ آپ ﷺ نے دعاء (اشھد ا لا الہ الا اللہ کہتے وقت) حرکت فرمائی۔

راوی حدیث ابوبکرؒ فرماتے ہیں کہ ﴿ **یحرکھا** ﴾ کالفظ اس طرق کے علاوہ دوسرے طرق میں نہیں ہے۔

﴿حديث﴾ عَن أَبِی الْقَاسِمِ مِقْسَمٍ قَالَ حَدَّثَنِی رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ الْمَدِيْنَةَ قَالَ صَلَّيْتُ فِی مَسْجِدِبَنِی غِفَارٍ ، فَذَكَرَجُلُوسَهُ قَالَ: وَوَضَعْتُ يَدِی الْيُسْرَی عَلَی فَخِذِی الْيُسْرَی وَوَضَعْتُ يَدِی الْيُمْنَی عَلَی فَخِذِی الْيُمْنَی وَنَصَبْتُ إِصْبَعِی السَّبَّابَةَ. قَالَ: فَرَآنِی خُفَافُ بْنُ إِيْمَاءِ ابْنِ رَحْضَةَ الْغِفَارِیُّ وَكَانَتْ لَهُ صَحْبَةٌ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ. وَأَنَا أَصْنَعُ ذٰلِكَ، قَالَ فَلَمَّا انْصَرَفْتُ مِنْ صَلَاتِی قَالَ لِی: لِمَ نَصَبْتَ إِصْبَعَكَ هَكَذَا؟ قَالَ: فَقُلْتُ لَهُ رَأَيْتُ النَّاسَ يَصْنَعُونَ ذٰلِكَ، قَالَ: فَإِنَّكَ قَدْأَصَبْتَ، إِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ إِذَاصَلَّی يَصْنَعُ ذٰلِكَ، وَكَانَ الْمُشْرِكُونَ يَقُولُونَ إِنَّمَا يَصْنَعُ هَذَامُحَمَّدٌبِإِصْبَعِهِ لِيسحر. وَكَذَبُوا،إِنَّمَا كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يَصْنَعُ ذٰلِكَ يُوَحِّدُبِهَارَبَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالیٰ. ﴿سنن بيهقی ، ۲/۱۳۳، مسند أحمد ٤/٥٧، المعجم الكبير للطبرانی ٤/۲۹۱، قال الهيثمی ورجاله ثقات، مجمع الزوائد۲۸٤۳﴾

ترجمہ: حضرت ابوالقاسم مقسم فرماتے ہیں کہ مجھے مدینہ کے ایک شخص نے بتایا کہ میں مسجد غفار میں ایک مرتبہ نماز پڑھا اور اپنی نماز کا تذکرہ کرتے ہوئے بتایا کہ میں تشہد میں اپنے داہنے ہاتھ کو داہنی ران پر رکھا اور بائیں ہاتھ کو بائیں ران پر رکھا اور شہادت کی انگلی کو اٹھا کر سیدھا رکھا۔صحابی رسول خفاف بن ایماء بن رحضہ غفاری نے مجھے دیکھ کر پوچھا کہ تم نے اس طرح انگلی کو کیوں اٹھایا۔میں نے جواب دیا کہ میں نے اس طرح لوگوں کو کرتے ہوئے دیکھا ہے۔انہوں نے فرمایا تم نے صحیح کیا اسلئے کہ رسول اللہ ﷺ بھی اسی طرح کرتے تھے اور مشرکین کہتے تھے کہ محمد (ﷺ) اس طرح جادو کرتے ہیں۔مگر وہ جھوٹ کہتے تھے۔رسول اللہ ﷺ اللہ کے ایک ہونے کا اشارہ کرتے ہوئے انگلی اٹھاتے تھے۔

﴿حديث﴾ عَن هشام بن عروة أن أباه كان يشير بإصبعه فی الدعاء ولا يحركها. ﴿مصنف ابن أبی

شیبة ٢٩٦٩٥، إسناده صحیح علی شرط الشیخین﴾

ترجمہ: حضرت ہشام بن عروہؒ روایت کرتے ہیں کہ میرے حضرت عروہؒ (تابعی) تشہد پڑھتے وقت انگلی سے صرف اشارہ کرتے، ہلاتے نہیں رہتے تھے۔

آج کل التحیات میں بعض لوگ انگلی ہلاتے رہتے ہیں، یہ صحیح نہیں ہے اور حدیث کے مفہوم کے خلاف ہے۔**اشھد أن لاالہ الا اللّٰہ** کہتے وقت اللہ کے ایک ہونے کا خیال کرتے ہوئے، اللہ کے ایک ہونے کا اشارہ کرے۔بار بار انگلی ہلانے کی ممانعت حدیث ﴿**لا یحرکھا**﴾ سے معلوم ہوتی ہے اور حدیث **تحریك الأصبع فی الصلوٰة مذعرة للشیطان** (یعنی انگلی کو اٹھانا شیطان کو ڈرانے کا ذریعہ ہے) سے بھی انگلی کا اٹھانا ہی معلوم ہوتا ہے۔اسلئے کہ شیطان اللہ کے ایک ہونے کے اشارے ہی سے ڈرتا ہے، نہ کہ بار بار ہلانے سے۔جبکہ دوسری حدیثوں میں اشارہ کرنے اور اٹھانے کی صراحت ہے۔

بعض لوگوں کو حدیث ﴿**رَأَیْتُهُ یُحَرِّکُهَا**﴾ سے غلط فہمی ہوئی کہ مراد حرکت کرنا ہے۔حالانکہ حدیث میں راوی رفع (اٹھانا) کے موقع کی تشریح کر رہے ہیں کہ اٹھانے کا عمل (دعا) **اشھد الاالہ اللّٰہ** کہتے وقت ہوا۔لہٰذا بار بار انگلی کو ہلانا خلاف سنت ہوگا۔اور اکثر علماء کے نزدیک بار بار انگلی ہلانا مفہوم حدیث کے خلاف ہے۔

١﴾ مشہور فقیہ علامہ ابن قدامہ حنبلیؒ (م ٦٢٠ھ) لکھتے ہیں۔

ویشیر بالسبابة یرفعها عند ذکر اللّٰہ تعالیٰ فی تشهده لمارویناه، ولا یحرکها،لما روی عبداللّٰہ بن الزبیر أَنَّ النَّبِیَّ ﷺ کَانَ یُشِیْرُ بِأُصْبُعِهِ وَلَا یُحَرِّکُهَا.رواه أبوداؤد.﴿المغنی ، ١/٣٧٤،طبع دارالکتاب العلمیة بیروت﴾

ترجمہ: اور تشہد میں **اشھد ان لا الہ الا اللّٰہ** کہتے وقت شہادت کی انگلی سے اشارہ کرے یعنی اٹھائے جیسا کہ روایات اوپر گزر چکی ہیں۔اور بار بار ہلاتے نہ رہے اس لئے کہ حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ اپنی انگلی سے اشارہ فرماتے تھے، ہلاتے نہیں رہتے تھے۔اس کو ابوداؤد نے روایت کیا ہے۔

٢﴾ محی السنۃ امام یحییٰ بن شرف نوویؒ (م ٦٧٦ھ) لکھتے ہیں۔

الصحیح الذی قطع به الجمهور أنه لا یحرکها فلو حرکها کان مکروهاً ولا تبطل صلاته لأنه عمل قلیل. ﴿المجموع ، ٣/٤٥٤﴾

ترجمہ: صحیح بات وہ ہے جس کو جمہور علماء نے اختیار کیا کہ نماز میں انگلی کو نہ ہلائے۔اگر بار بار ہلائے گا تو مکروہ ہوگا اگرچہ نماز باطل نہیں ہوگی اس لئے کہ عمل قلیل ہے (عمل کثیر ہوگا تو نماز باطل ہوگی)

یستحب أن یرفع مسبحته فی کلمة الشهادة، إذا بلغ همزة: إلا اللّٰہ، وهل یحرکها عند الرفع؟ وجهان: الأصح: لا یحرکها، ولنا وجه شاذ : أنه یشیر بها فی جمیع التشهد .﴿روضة الطالبین وعمدة المفتین ١/٢٦٢﴾

ترجمہ: تشہد میں **الا اللہ** کہتے وقت شہادت کی انگلی کو اٹھائے، انگلی اٹھانے کے بعد اس کو ہلاتے رہے؟ صحیح ترین قول یہ ہے کہ ہلاتے نہ رہے، اور شاذ قول کے مطابق ہلاتے رہے۔

۳﴾ علامہ شرف الدین اسماعیل ابن مقری یمنی شافعیؒ (متوفی ۸۳۷ھ ہجری) لکھتے ہیں۔

ویرفع المسبحة فی أثناء کلمة الشهادة ولا یحرکها. ﴿روض الطالب ونهایة مطلب الراغب ۱/۱۲۶﴾

ترجمہ: تشہد میں **اشهد ان لا اله الا اللہ** کہتے وقت شہادت کی انگلی کو اٹھائے، ہلاتے نہ رہے۔

۴﴾ علامہ محمد بن قاسم شافعیؒ (متوفی ۹۱۸ھ ہجری) لکھتے ہیں۔

ولا یحرکها، فإن حرکها کره. ﴿فتح القریب المجیب فی شرح ألفاظ التقریب ۱/۸۲﴾

ترجمہ: تشہد میں شہادت کی انگلی کو قبلہ کی طرف سیدھا رکھے، ہلاتے نہ رہے، ہلاتے رہنا مکروہ ہے۔

۵﴾ علامہ زکریا انصاری شافعیؒ (متوفی ۹۲۶ھ ہجری) لکھتے ہیں۔

ویستحب أن یکون رفعها إلی القبلة وأن ینوی به الإخلاص بالتوحید قال الشیخ نصر المقدسی وأن یقیمها ولا یضعها (ولا یحرکها) أی ولا یستحب تحریکها بل یکره، لأنه قد یذهب الخشوع.

﴿اسنی المطالب ۱/۱۶۵﴾

ترجمہ: تشہد میں شہادت کی انگلی کو قبلہ کی طرف سیدھا رکھے، اور اللہ کے ایک ہونے کا تصور کرے، شیخ نصر مقدسیؒ فرماتے ہیں کہ انگلی کو سیدھا رکھے، نیچے نہ کریں، اور ہلاتے نہ رہے، انگلی ہلاتے رہنا مکروہ ہے، اسلئے کہ خشوع کے منافی ہے۔

۶﴾ علامہ شمس الدین محمد خطیب شربینی شافعیؒ (متوفی ۹۷۷ھ ہجری) لکھتے ہیں۔

ولا یحرکها للاتباع فلو حرکها کره. ﴿الإقناع فی حل ألفاظ أبی شجاع ۱/۱۴۵﴾

ترجمہ: اتباع سنت کی وجہ سے شہادت کی انگلی کو تشہد میں ہلاتے نہ رہے، اگر بار بار ہلائے تو نماز مکروہ ہوگی۔

۷﴾ شیخ ملا علی قاری حنفیؒ (متوفی ۱۰۱۴ھ ہجری) لکھتے ہیں۔

عن عبداللہ بن الزبیر قال کان النبی ﷺ یشیر بأصبعه إذا دعا أی: إذا دعا اللہ بالتوحید (ولا یحرکها) قال ابن الملك: یدل علی أنه لا یحرکها الأصبع إذا رفعها للإشارة، وعلیه أبو حنیفة. ﴿مرقاة المفاتیح شرح مشکاة المصابیح ۲/۷۳۵﴾

ترجمہ: حضرت عبداللہ ابن زبیر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ **اشهد ان لا الہ الا اللہ** کہتے وقت انگلی سے اشارہ کرتے تھے، ہلاتے نہیں رہتے تھے۔ ابن ملکؒ فرماتے ہیں کہ یہ حدیث اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ انگلی اٹھاتے وقت حرکت نہ کرے۔

۷﴾ شیخ محمد زہری غمراوی شافعیؒ (متوفی بعد ۱۳۳۷ھ ہجری) لکھتے ہیں۔

ويرفعها عند قوله إلا الله ناويا بذلك التوحيد والإخلاص ولا يضعها ولا يحركها عند رفعها
.﴿السراج الوهاج ١/٤٨﴾

ترجمہ: تشہد میں شہادت کی انگلی کو الا اللّٰہ کہتے اللہ کے ایک ہونے کا خیال کرتے ہوئے اٹھائے، انگلی کو نیچے نہ کریں، اور انگلی اٹھانے کے بعد ہلاتے نہ رہے۔

۸﴾ علامہ عبدالحمید خطیب شافعیؒ (متوفی ۱۳۸۱ھ ہجری) لکھتے ہیں۔

فيكره تحريكها لأنه قد يذهب الخشوع ولا تبطل به الصلاة وحملوا ماصح من تحريكها على أن المراد به مطلق الرفع، لا تكرير تحريكها جمع بين الحديثين على أن فى التحريك قولًا بأنه حرام مبطل للصلاة فمراعاته أولى.﴿حاشية الأنوار السنية، ص ٩٢﴾

ترجمہ: نماز میں انگلی کو ہلانا مکروہ ہے اس لئے کہ خشوع کے منافی ہے اگرچہ نماز باطل نہیں ہوگی۔ حدیث میں جو یحرکھا آیا ہے اس سے مراد علماء نے انگلی کا اٹھانا لیا ہے، نہ کہ بار بار ہلانا تا کہ دونوں حدیثوں پر عمل ہو جائے، علاوہ ازیں انگلی ہلانے کے متعلق ایک قول حرام کا اور نماز باطل ہونے کا بھی ہے اس لئے احتیاط ضروری ہے۔

شائع کردہ: ادارہ رضیۃ الابرار بھٹکل، کرناٹک، ھند